مرثیہ:۹

رخصتِ آخر امام حسینؑ

۱

فارغ جو فریضے سے ہوئے سیدِ ذی جاہ
سجادۂ طاعت سے اٹھے خیمہ کی لی راہ
پہنچے جو سرِ پردۂ عصمت کے قریں شاہؑ
رخصت ہوئے آداب بجالا کے ہواخواہ
داخل ہوئے حضرتؑ حرمِ شاہِ نجفؑ میں
اختر تو رہے ماہ گیا برج شرف میں

۲

خیمے کو شہ دیں نے مُنَوَّر کیا جا کر
لینے لگی بھائی کی بلائیں بہن آکر
جابیٹھی سکینہ بھی قدم جلد بڑھا کر
کہنے لگی سر شاہ کی چھاتی سے لگا کر
کس کس سے بلانے کے لئے میں نے کہا تھا
بابا تمہیں کب سے مرا دل ڈھونڈ رہا تھا

۳

کس بات کا اندیشہ ہے میں آپ کے قربان
خاطر بھی پریشان ہے گیسو بھی پریشان
ہونے کی ہے کچھ فکر نہ کھانے کا ہے دھیان
کیا ہوگئے وہ لوگ کہ ہم جن کے ہیں مہمان
ہر مرتبہ کیوں اشکوں سے منھ دھوتے ہو بابا
کیا فاطمہ صغراؑ کے لئے روتے ہو بابا

۴

ڈھل پڑتے ہیں اشک آنکھوں سے جب کرتے ہیں کچھ بات
رونے میں کئی دن سے گذر جاتی ہے سب رات
پچھلے کو یہ کرتے ہو دعا بعدِ مناجات
مشکل مری آسان کرائے قاضی حاجات
تو چاہے تو مقصد پہ پہنچ جاتا ہے شبیرؑ
اب دیر جو ہوتی ہے تو گھبراتا ہے شبیرؑ

۵

حضرتؑ نے کہا کچھ نہیں تشویش مری جاں
اللہ سے لازم ہے طلب خیر کی ہر آن
عاشق وہ ہے جو ہو رہے معشوق پہ قربان
اب آتے ہیں وہ لوگ کہ ہم جن کے ہیں مہمان
فارغ الم و رنج سے ہونے کے دن آئے
صدقے پدر اب چین سے سونے کے دن آئے

۶

منھ دیکھ کے زینبؑ یہ کہنے لگے شبیر
پاتا ہوں بہت میں تمہیں افسردہ و دلگیر
کیوں آنکھیں ہیں سوجی ہوئی کیا روتی ہو ہمشیر
ہے غم سے تمہارے میرا حال اور بھی تغیر
ہاتھوں سے نہ مادر کا چلن دیجیو بہنا
مرجائے گا شبیرؑ تو رولیجیو بہنا

۷

زینبؑ نے کہا شاہ سے باگریہ وزاری
یہ کون سا صحرا ہے بہن ہوگئی واری
منہ ڈھانپ کے میں روچکی ہوں یاں کئی باری
گھبراتی ہے ڈرڈر کے سکینہؑ میری پیاری
بانو کو بھی تشویش نے یاں گھیر لیا ہے
کچھ دودھ سے اصغرؑ نے بھی منھ پھیر لیا ہے

۸

زینبؑ سے کہا شاہ نے جو خواہشِ تقدیر
کچھ حکم سے اللہ کے باہر نہیں شبیرؑ
میں دشت کا کیا حال سناؤں تمہیں ہمشیر
کونین میں اس ارضِ مقدس کی ہے توقیر
گردوں سے ملائک کے اترنے کی یہ جا ہے
تم کو نہیں معلوم یہی کرب وبلا ہے

۹

یہ سن کے اڑا رنگ رخِ زینبؑ مضطر
منھ پیٹ لیا چوب سے ٹکرانے لگی سر
حضرتؑ نے کہا خیر ہے کیا کرتی ہو خواہر
وہ بولی میں بے آس ہوئی ہائے مقدر
طفلی سے مجھے یاں کی مصیبت کی خبر ہے
اب مجھ پہ کھلا یہ وہی آفت کا سفر ہے

۱۰

اِس دشت میں تم مجھ سے بچھڑ جاؤ گے بھائی
میں کتنا ہی چاہوں تو نہ ہاتھ آؤ گے بھائی
مجبور بہن کو یوں نہ غم پہنچاؤ گے بھائی
میں دیکھوں گی اور برچھیاں تم کھاؤ گے بھائی
اولاد سے ماؤں کے یہ چھُٹنے کی جگہ ہے
ناموسِ نبیؐ کے یہی لُٹنے کی جگہ ہے

۱۱

جب سنتی تھیں یہ نام تو غش ہوتی تھی امّاں
منہ شام تلک آنسوؤں سے دھوتی تھیں امّاں
نہ کھاتی تھیں نہ پیتی تھیں نہ سوتی تھیں امّاں
جیسے کوئی مرجاتا ہے یوں روتی تھیں امّاں
وہ بین وہ فریاد و بُکا یاد ہے مجھ کو
وہ ہائے حسیناؑ کی صدا یاد ہے مجھ کو

۱۲

حجرے سے صدا آتی تھی ہائے ہائے مِرے شبیرؑ
اماں تیرے قربان ہو اے کشتۂ شمشیر
بچے تِری ثابت نہ ہوئی تھی کوئی تقصیر
اے لال ترا سینہ کہاں اور کہاں تیر
ماتم میں تیرے کوکھ میری جلتی ہے بیٹا
تو ذبح ہوا مجھ پہ چھری چلتی ہے بیٹا